رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

مصباح

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲ | نمبر دوم | ۱۵ - جون سنہ ۱۹۲۷ء ۔ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۵ھ | جلد دوم | جلد اول

دارالامان کی خبریں

خدا کے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہر طرح خیریت ہے۔ مدارس الخواتین باقاعدہ اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں دو تین ہفتہ جناب ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب اسسٹنٹ سرجن نے حفظ صحت پر لیکچروں کا سلسلہ گرلز سکولوں میں شروع کیا تھا جس میں عورتوں کی ترقی صحت کیلئے بہت سی تدابیر بتائیں اور خاص کر مرض تپ دق کے بچاؤ کے لئے عمدہ تجاویز سے آگاہ کیا ڈاکٹر صاحب نے موجودہ پرانے طرز کے برقعہ کو بھی مضر صحت فرمایا تھا انشاء اللہ بہنوں کی آگاہی کے لئے کچھ نوٹ لیکچر میں سے

مصباح میں لکھونگی۔ لجنہ اماء اللہ میں تحریک توسیع مقبرہ بہشتی کے لئے تجویز پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ ممبرات لجنہ کم از کم عہ رقم چندہ توسیع اراضی کیلئے دیں اسکے لئے کچھ چندہ ہو بھی گیا ہے اور ابھی بہت سا حصہ وعدہ ہے اور امید ہے کہ ہماری باہر کی بہنیں بھی اسمیں حصہ لیکر فلاح دارین کی حصہ دار بنینگی۔ انٹرینس کے امتحان میں اس دفعہ ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۹۳ لڑکوں سے ۲۰ پاس ہوئے (جنمیں میرا لڑکا عزیز عبدالرحمٰن جنید بھی ہے) اللہ تعالیٰ انکو مزید کامیابیاں بخشے۔ عید اضحی یہاں ۱۱ - جون بروز جمعہ کے دن ہوئی بعض بہنیں شاکی ہوتی ہیں کہ ہمارے مضمون مصباح میں درج نہیں ہوتے ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جو مضمون قابل اندراج ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ضرور خوشی سے چھاپا جاتا ہے اور چھاپا جائیگا۔

قادیان میں سخت گرمی کے بعد تھوڑا سا ابر کرم کا چھینٹا ۸ جون کی رات کو ہوگیا جسکی وجہ سے ہوا میں ایک روز خنکی سی پیدا ہوگئی۔ والسلام

ناچیز سکینۃ النساء

احمدیہ گرل سکول سیالکوٹ

ماہ اپریل میں باضابطہ ماہواری جلسہ احمدیہ گرلز سکول میں زیر صدارت سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہُوا اور دیگر امور سلسلہ کی کارروائی کی مزید تقویت دینے کیلئے انتخاب ممبرات ہُوا جنہوں نے باقاعدہ کام کرنیکا پختہ وعدہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے کام بخوبی چل رہا ہے۔ جماعت پنجم پرائمری کے کھل جانے سے ایک خاص دینی استانی کی ضرورت تھی مگر سردست دو احمدیہ خواتین سیدہ رفعت اور سکینہ بی بی نے ابتغاءً للہ ۳ گھنٹے و ایک گھنٹہ روزمرہ دینے کا وعدہ کیا اور بدستور کام کیجا رہی ہیں جزاھما اللہ تعالیٰ وسلم۔

امداد احمدیہ مدرسہ میں احمدیہ خواتین حتی الوسع بسرگرمی حصہ لے رہی ہیں اور ایثار سے کام لیتی ہیں۔ یکم اپریل سے جماعت بندی بموجب نتیجہ سالانہ امتحان کی گئی۔ سیکرٹری صاحبہ و دیگر ممبرات بورڈ مدرسہ وغیرہ کے کاموں میں بہت دلچسپی لے رہی ہیں۔ قریباً دس مستورات قرآن کریم باترجمہ پڑھ رہی ہیں۔ نیز چار لڑکیاں و طلبات جماعت پنجم نے بھی مورخہ ۱۱/۵ سے قرآن کریم باترجمہ پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

نیازمند روشن الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر

شکریہ ہمدردی

میری عزیز ہمشیرہ منور اختر بیگم کی ناگہانی موت کے دلدوز حادثہ کی خبر "مصباح" میں پڑھکر بعض احباب نے ہمدردی کے خطوط تحریر فرمائے۔ میں نے حتی المقدور ان کا شکریہ بذریعہ خطوط ہی ادا کیا مگر بعض خط ایسے بھی ملے کہ جنپر کسی ہمدرد کا نام درج نہ تھا۔ ایسے خطوط میں بعض غیر احمدی حضرات کے خطوط بھی ہیں جنہوں نے اظہار ہمدردی تو فرمایا مگر اپنا نام تک نہ لکھا۔ مثلاً آج بھی (۱۲/۶) مجھے ایک ایسا خط موصول ہُوا جسپر بجائے نام کے "ایک غیر احمدی از پشاور" لکھا ہُوا ہے اب ایسے تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس سوائے مصباح کے اور کوئی ذریعہ نہیں لہذا میں ادائے شکریہ کرتا ہُوا ان کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور اس پُر فتن زمانہ میں دین قیم کے قیام کے لئے ان کے دلوں میں درد۔ تڑپ اور جوش پیدا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار نذیر احمد چغتائی
اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵- جون ۱۹۲۷ء

باری تعالیٰ اور اسکی شناخت

میں اپنا مضمون جو باری تعالیٰ اور اسکی شناخت کے متعلق ہے اس زمانہ کے مرسل من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام مبارک سے شروع کرتی ہوں جو ایک صاف دل انسان خصوصاً ہر احمدی مسلمان کے لئے پوری پوری ہدایت بلکہ محبت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"امر مقدم اور بھاری مرحلہ جو ہمیں طے کرنا چاہیئے وہ خدا شناسی ہے اور اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور دُھندلی ہو تو ہمارا ایمان ہرگز منوّر اور چمکیلا نہیں ہو سکتا" (ایام الصلح)

اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ مسلمان ہونے کے لئے پہلی شرط ایمان باللہ ہے چنانچہ اسلام لاتے وقت بھی یہی کہنا ہوتا ہے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ - یعنی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں یا دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اور اُس کی ذات و صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں - مگر ظاہر ہے کہ صرف کہنے سے ہم مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم کو خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت کاملہ پر سچّا ایمان اور حق الیقین حاصل نہ ہو کیونکہ بغیر سچے ایمان اور دلی یقین کے ہماری ظاہر نمازیں اور دوسرے اچھے اعمال بھی ایک نقل سے بڑھ کر حقیقت نہیں رکھتے اور ایک عادت سے زیادہ ان کو درجہ حاصل نہیں اور ان کا ایسا ہی حال ہے جس طرح ایک حیوان یا جانور بعض اوقات کسی انسان کی آواز وغیرہ کی نقل کر لیتا ہے - مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں اکثر مسلمان کہلانے والوں کے ایمان کا یہی حال ہے - چونکہ انہوں نے اپنے والدین سے خدا اور اس کے رسولؐ کا نام سیکھا ہے اس لئے وہ مسلمان کہلاتے ہیں مگر اسلام اور حقیقت ایمان سے قطعاً بے خبر ہیں - اور عام مسلمانوں پر ہی بس نہیں بلکہ خود ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن کو وہ ایمان اور عرفان اور بصیرت جو خدا کے متعلق ہونا چاہیئے وہ ابھی تک حاصل نہیں اور اگر ہم اپنے نفس میں غور کریں تو معلوم کر سکتے ہیں کہ ہم نے ابھی صرف خدا کا نام ہی سیکھا ہے اور گو ہماری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت خدا کے وجود کی گواہی دے رہی ہے مگر ابھی ہم نے اپنے مالک حقیقی کو پہچانا نہیں اور ظاہر ہے کہ ایسی عبادت سے جس میں ہم اپنے معبود حقیقی کو نہ پہچانتے ہوں ہم نجات نہیں حاصل کر سکتے۔

نماز روزہ اور دوسری عبادات خواہ اپنی ذات میں کیسی ہی اچھی ہوں جبتک انکے ساتھ حقیقی ایمان اور دلی یقین شامل نہ ہوں وہ ہمیں خدا تک نہیں پہنچا سکتیں اس لئے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ یعنی جو لوگ ظاہری نمازیں تو ادا کرتے ہیں مگر وہ نماز کی حقیقت سے آگاہ نہیں اور ان کی نماز کے ساتھ دل کا ایمان شامل نہیں انکی نماز ان کو ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص بھوک پیاس کا روزہ تو رکھتا ہے لیکن اپنے دل کو پاک بنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور اسکا دل روزہ کی حالت میں بھی گندے خیالات کی نجاست کھاتا رہتا ہے اسکا روزہ کوئی روزہ نہیں وہ مفت میں بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ دراصل ظاہری عبادتیں تو صرف ایک جسم کے طور پر ہیں اور ان کی روح ایمان اور عرفان ہے اور وہ اس روح کے بغیر ایک مردہ سے بڑھ کر نہیں علاوہ ازیں کسی دوا کے متعلق صرف معمولی طور پر یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک دوا ہے اور ہم بیمار ہیں یا ہم اگر کسی دوا کو پی لیں مگر ہمیں چنداں فائدہ نہ ہوگا جبتک کہ ہمیں یہ کامل یقین نہ ہو کہ یہ دوا اس مرض کی ہے اور مجرب بھی ہے اور اس کا تجویز کرنے والا ایک حاذق اور نہایت تجربہ کار طبیب ہے اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ پورا فائدہ اطمینان کی صورت میں ہی ہوتا ہے یونہی محض کوئی دوا پینے سے خواہ وہ دوا مرض کے مطابق ہی کیوں نہ ہو چنداں اثر نہیں ہوتا۔ پس جب ہماری جسمانی اور فانی صحت کے متعلق یہ قاعدہ ہے کہ ہم بغیر اطمینان واعتماد اور دوسری ضروری احتیاطوں کے محض دوا پینے سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور اطمینان وغیرہ کے بعد بھی صرف عارضی طور پر مستفید ہو سکتے ہیں مگر موت سے بہرحال نہیں بچ سکتے تو پھر کیونکر وہ کام جو ہم اپنی روحانی صحت اور دائمی زندگی کی خوشحالی حاصل کرنے کے لئے ادا کرنا چاہتے ہوں جس کا بیشتر دارومدار ایمان پر ہے بغیر یقین اور حقیقی ایمان کے ہمیں پورا فائدہ دے سکتے ہیں جب ہمیں یہ یقین نہ ہو کہ ہم پانچوں وقت جس کی عبادت کرتے ہیں وہی ہمارا معبود اور پیارا خدا ہے جو ساری خوبیوں کا مالک اور تمام فیوض کا مبداء ہے اور ہم اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کرتے

جلد اول ع ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ اس صورت میں ہماری توجہ ہرگز عبادت میں نہ ہوگی اور جب ہماری توجہ نہ ہوئی تو خدا تعالیٰ بھی ہماری طرف متوجہ نہیں ہوگا اور ہماری محنت ائیگاں جائیگی۔ پس سب سے زیادہ ضروری چیز ایمان ہے اور ہمیں چاہیئے کہ سب سے زیادہ اپنے ایمانوں کی فکر کریں اور محض رسمی اور سُنے سُنائے ایمان پر تسلی نہ پائیں بلکہ اپنے قلوب میں زندہ ایمان پیدا کریں اور خدا کے متعلق ایسے یقین پر قائم ہو جائیں جس میں کسی شک و شبہ کی آمیزش نہ ہو۔ (باقی دارد)

مشاہدات عرفانی

دوکانیں فیشن کے سکول ہیں

یہاں کی دوکانوں کا طریق ہندوستان سے الگ ہے۔ دوکان کا اگلا حصہ شیشہ کے بہت بڑے دروازہ کا ہوتا ہے یہاں اسکا نام ونڈو کھڑکی ہے اسکے پیچھے تمام سامان کی ایک قسم کی نمائش ہوتی ہے عورتوں یا مردوں کے لباس مومی بُت بنا کر انکو پہنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کھڑکیوں کو گویا فیشن آموزی کے سکول کہنا چاہیئے۔ عورتوں کے ٹولے ان کھڑکیوں کے سامنے لگے رہتے ہیں (ایک دفعہ یہاں کے ایک مجسٹریٹ نے عورتوں کے گلے کا لفظ بھی استعمال کر دیا تھا) اور وہ لباس کی صورت اور اس کی شان کا اندازہ اس سے کرتی ہیں اور پہننے کے طریق سیکھ لیتی ہیں۔

کاروباری عورت وزیر کی تنخواہ کے برابر لیتی ہے

یہاں عورتیں ہر صیغہ میں نہایت کامیابی سے ترقی کر رہی ہیں حال میں ایک مشہور فرم کے صیغہ فروخت کی افسر عورت کے متعلق حالات پبلک میں آئے ہیں اور اپنی دانشمندی اور انتظامی قابلیت سے ایسی ترقی کر گئی ہے کہ اس فرم نے اپنے محکمہ فروخت کی اعلیٰ عہدہ دار اسے بنا دیا ہے۔ اور وہ ایک وزیر کے برابر تنخواہ لے رہی ہے اور اسے امید ہے کہ بہت جلد وہ اس سے بھی ترقی کر لیگی۔ وہ ایک معمولی بیچنے والی لڑکی کی حیثیت سے نوکر ہوئی تھی۔ اسوقت اسے اچھی طرح حساب بھی نہ آتا تھا مگر مینجر نے کہا کہ تم کام کر لوگی۔ رفتہ رفتہ اس نے دوکان کے صیغہ فروخت میں بعض اصلاحیں پیش کرنی شروع کیں۔ ڈائرکٹروں کو اسکی قابلیت کا یقین ہونے لگا اور انہوں نے صیغہ فروخت کو دوبارہ ترتیب دینے کے اختیارات اسکے سپرد کر دیئے۔ اور چند ہی روز میں اس نے ایسے طور پر نئے انتظامات کیئے کہ آمدنی میں بیحد اضافہ ہو گیا۔ اور آج وہ اپنے صیغہ کی پوری با اختیار حاکم ہے۔ ہندوستان کے اکثر حصص میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ عورتیں دوکانداری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتی ہیں - پنجاب میں یہ طریق بہت ہی کم ہے اور صرف دیہات میں سبزی ترکاری بیچنے کا کام تو البتہ عورتیں کرتی ہیں مگر اور کسی قسم کی تجارت میں وہ حصہ نہیں لیتی ہیں ہندوستان کے دوسرے حصص بمبئی - مدراس وغیرہ میں عورتیں بعض چھوٹی چھوٹی دوکانوں کی مالک ہیں برہما میں تو عورتیں ہی دوکاندار ہیں -

ہمارے قادیان میں ایک عورت نے دوکان جاری کر کے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا ہے اس کی دیکھا دیکھی بعض دوسری مستورات میں بھی یہ خیال پیدا ہوا ہے اور میں اسے بابرکت سمجھتا ہوں اس طرح پر عورتیں فرد کمانے کے قابل ہو سکتی ہیں - اور وہ نہ صرف اپنے شوہروں کی مددگار ہونگی بلکہ دینی ضرورتوں میں اپنی کمائی سے کافی چندہ دے سکتی ہیں - لیکن اس مذاق کو پیدا کرنے کے لئے ایک انتظام کی ضرورت ہے تاکہ اس سے فضول خرچی اور غیر ضروری اشیاء کی فروخت کا رواج پیدا نہ ہو جائے +

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنیں اپنے اخبار کی اشاعت بڑھانیکی طرف توجہ نہیں دے رہیں اخبار کی اشاعت اگر جاری رکھنا چاہتی ہیں تو کم از کم ایک ہزار تک پہنچائیں +

(مینیجر)

مسلمانوں کی تلوار مذہبی تھی یا سیاسی

(نمبر ۲)

اِسلامی حکومت غیر مذاہب سے کسطرح پیش آتی تھی؟

سمجھتی تھی ذمی و مُسلم کو یکساں
نہ تھا عبد و حر میں تفاوت نمایاں

دشمنانِ اسلام خواہ نخواہ مسلمانوں کے درپے آزار رہتے ہیں اور انکے متعلق جو بات بھی کرتے ہیں اس میں سچائی کو ذرا استعمال نہیں کرتے - اپنی شغل بیکاری میں شاہانِ اسلام پر زبان درازی شروع کر دیتے اور اس قوم کے مُنہ آتے ہیں کہ جنکے مُردے بھی انکے زندوں پر بھاری ہیں -

شاہانِ اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے بجبر ہندوؤں کو مسلمان بنایا انکو زنار توڑے انکی چوٹیاں کاٹیں انپر ظلم کیئے - بھلا جب انکے ہادی! انکے رہنما! انکے پیشوا! نے باوجود دُکھ اُٹھانے مصیبتیں سہنے! اور ظلم برداشت کرنے اپنے دشمنوں سے حق رکھتے ہوئے بھی کوئی ظلم روا نہ رکھا پھر غلبہ پانے کے بعد بھی انکے مذہب میں کوئی مداخلت نہ کی بلکہ انکو انکی مرضی پر چھوڑا کہ چاہو تو قبول کر لو نہ چاہو تو لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن - تو اُس ہادی کے متبع کیوں ایسا کرنے لگے - یاد رہے کہ مسلمان جس مذہب! جس رہنما! اور جس

جلد اول نمبر 12
Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب کی طرف اپنے آپکو منسوب کرتے ہیں اس طرف ہوتے ہوئے وہ شہنشاہ چھوڑ کچھ اور بھی بن جائیں تو بھی وہ اس حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے اور نہ ہی ابھی تک انہوں نے کی۔ وہ ہمیشہ لا اکراہ فی الدین کی تعلیم کو زیر نظر رکھتے نرمی و انصاف برتتے اور مساوات کرتے چلے آئے۔

انہوں نے اپنا دین منوانے کے لئے جبر کبھی نہیں کیا تاریخ شاہد ہے کہ غیر مذاہب والوں کو انکی عبادات بجالانے کیلئے سہولتیں اور آسانیاں بہم پہنچاتے۔ انکو مندروں! شوالوں! گرجاؤں کے لئے زمینیں دیں یہی نہیں بلکہ ان پر جو مصارف ہوئے وہ بھی اکثر اپنی گرہ یا خزانہ سے ادا کیئے۔ پس مسلمانوں پر تشدد کا الزام ناانصافی، اور ظلم و اکراہ کا گمان ناروا ہے انہوں نے تو عدل و انصاف اور آزادی سے دنیا کو بھر دیا اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ ؎

بہار اب جو دنیا پہ آئی ہوئی ہے
یہ سب پود انہیں کی لگائی ہوئی ہے
انہیں کے ہیں سب یہ جو بے آملے
اسی قافلہ کے نشاں ہیں یہ سارے

بے شک مسلمانوں نے ملک فتح کیے لڑائیاں کیں، لیکن وہ جنگیں! وہ فتوحات مذہبی تھیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں! اگر اپنے بازوؤں میں طاقت پاکر سلطنت حاصل کرنے کے لئے جنگیں ہوں اور ان جنگوں کا نام مذہبی دست اندازی رکھو گے تو بتاؤ ہندو راج کیسے بنے؟ انہوں نے تخت کیونکر پائے؟ جنگوں سے نہیں تو کیا سروں پر ہاتھ پھیر کر چمکارتے ہوئے؟ اگر یہ نہیں تو پھر انکی جنگوں کو کس طرف منسوب کروگے؟

انگریز ہندوستان میں کس طرح آئے؟ کیا پیار کرتے اور گلے سے لگاتے ہوئے؟ ہرگز نہیں تو پھر انکی جنگوں کو کس نام سے تعبیر کروگے؟ ابھی حال کی پانچ سالہ تباہ کن جنگ کو کس خطاب سے یاد کروگے؟ کیا ان سب جنگوں کا باعث اپنا اپنا مذہب پھیلانا تھا؟ یقیناً نہیں تو پھر خدا را انصاف کرو کہ شاہان اسلام کی تلوار کو کیوں مذہبی قرار دیتے ہو؟ انصاف! انصاف!! انصاف!!!

اصل حقیقت یہی ہے کہ مسلمانوں کی جنگیں سیاسیات سے تعلق رکھتی تھیں ان کی مذہب کو قطعاً کوئی تعلق نہ تھا پس اسلام کے معترضو! اس خیال کو اپنے دماغوں سے دور کردو کہ اسلامی حکومت اپنے مذہب کے لئے تلوار چلاتی اور غیر مذاہب پر جبر روا رکھتی تھی۔ بھولے اور بے علم مسلمانوں کو دھوکا مت دو کہ تمہارے آباؤ اجداد کو تلوار سے مسلمان بنایا گیا! ایسا ہرگز نہیں کیا گیا بلکہ جو کوئی ایمان لایا وہ خوشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبیوں کو دیکھ کر اسکی پیاری تعلیم کو فطرت کے مطابق پاکر ! اسکے حسن کا شیدائی ہوکر ! اس کی خوبصورتی پر مائل ہوکر !

اب تیسرے (دَوْر میں) احمدیت کا ذکر کرونگی بہنیں منتظر رہیں !

امۃ الحفیظ بیگم اپر برما مانڈلے

بچے کا لباس

یہ تو کہنا غالباً فضول معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کو کپڑے پہنانے چاہئیں - مگر شاید یہ کہنا کہ کس قسم کے کپڑے پہنانے چاہئیں قابلِ بیان ہے - ادھر خالہ نانی اور ہمسائی یا سہیلی کے گھر کے لوگ ادھر سے باپ کے رشتہ دار دادی پھوپھی اور لوگ ہر قسم کے کپڑے ٹوپیاں گرتے لیکر حاضر ہوجاتے ہیں اور علاوہ ازیں اگر ماں عقلمند اور ہوشیار سلیقہ شعار ہو تو وہ بھی کچھ کپڑے پہلے سی سلا کر رکھتی ہے - اس بچہ کے دنیا میں قدم رکھتے ہی کپڑوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں - مگر افسوس کہ اس معمولی سے معاملہ میں بھی کچھ ایسی عقل نہیں برتی جاتی - آیئے ذرا آپ بہنوں کو بتائیں کہ کپڑے کس اصول پر بنانے اور پہنانے چاہئیں ؛

ہر ماں کی آرزو ہے کہ اس کا بچہ خوبصورت کپڑے پہنے اور خوبصورت معلوم ہو - مگر شاید ہی کوئی ماں اس بات کا خیال رکھتی ہو - کہ کپڑے خوبصورت ہونے کے علاوہ آرام دہ بھی ہوں قدرت کی صنعت کاری کو ہی دیکھئے کہ کیا نظر آتا ہے سرد ملکوں کے جانوروں کے لمبے لمبے بال اور اُون دار قدرتی لباس ہوتا ہے گرم ملکوں کے جانوروں کی پشم چھوٹی چھوٹی اور چمڑا نازک اور پتلا ہوتا ہے - پس ہمارے ملک کی بعض ماؤں کو بالکل اتنی واقفیت بھی نہیں کہ بچوں کا لباس مناسب حال ہونا چاہیئے - یعنی سردیوں میں گرم کپڑے اور گرمیوں میں سرد لباس پہنانا چاہیئے - اسی طرح بچوں کا لباس بھی موسم ملک اور آب و ہوا کے لحاظ سے ہونا چاہیئے - اس سے پہلے کہ ہم کپڑوں پر بحث کریں ان اصولوں کو بیان کرتے ہیں جس سے لباس کے مسئلہ پر روشنی پڑے ؛

سر

(۱) بچہ کا سر سب سے زیادہ نازک چیز ہے اور اس پر ذرا سی چوٹ بھی آجانے سے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں مگر جس بات سے لوگ زیادہ بے خبر ہیں وہ یہ ہے کہ تیز دھوپ سے بچہ کے دماغ میں علاوہ سخت بخار اور غشی وغیرہ کے سوزش ہو جاتی ہے

جلد اول نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس سے بچّے کی جان کا خطرہ ہے اور اگر جان بچ رہے تو دماغ کے بگڑ جانے کا خطرہ ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بچہ کو بالکل دھوپ میں نہ پھرنے دیں اور سر ننگا تو بالکل ہی نہ ہو اسکے باعث سر درد کرنا تو بڑی عام شکایت ہے اگر دھوپ میں جائے بھی تو سر کا لباس یعنی ٹوپی یا رومال ایسا ہو جس سے دھوپ کی گرمی سر میں سرائیت نہ کر سکے ؛

پھیپھڑے

پھیپھڑے چھاتی کے اندر کی طرف ایک دائیں ایک بائیں دو بڑے نازک اعضاء ہیں جن سے انسان سانس لیتا ہے اور سانس لینے پر ہی زندگی کا دارومدار ہے انکی بیماری بڑی خطرناک اور مہلک ہوتی ہے جیسے نمونیا (ذات الجنب) تو مشہور بیماری ہے کھانسی تپ دق وغیرہ کئی ایسی بیماریاں ہیں جو پھیپھڑوں میں لگ جاتی ہیں اب یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ ان بیماریوں سے بچنے کے لئے بچّہ کی چھاتی کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیئے ؛

پھیپھڑوں کی نالی ہنسلی کی ہڈی سے کچھ اوپر تک یعنی حلق تک آئی ہوئی ہے اور کپڑے بھی اس خیال سے پہنائے جائیں کہ سردیوں میں ساری چھاتی اور گردن خوب ڈھکی رہے - جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ پھیپھڑوں سے انسان سانس لیتا ہے اس لئے کپڑے ایسے نہ ہوں جن سے بچّے کا سانس رکے یعنی گردن کے گرد تنگ اور کسا ہوا کپڑا نہیں ہونا چاہیئے ؛

پیٹ

یہ تو سب ماؤں کے روزانہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بچّہ کو کسی خاص وجہ یا بیماری کے سبب دست یا پیچش لگ جاتی ہے اسکے بہت باعث ہیں جو میں آگے چلکر بتاؤنگی مگر یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے - کہ بچّہ کا پیٹ بھی اور سب نازک اعضاء کی طرح نہایت نازک اور نرم جگہ ہے اور اس پر ذرا بھی سردی لگ جانے سے معدہ میں بگاڑ ہو جاتا ہے - اسلیئے ماں کو چاہیئے کہ سردی کے موسم میں بچّہ کے پیٹ اور کمر کے گرد ایک فلالین کا ٹکڑا لپیٹ رکھے یا کم از کم سینہ بند کپڑوں کے نیچے پہنائے رکھے جس سے بچے کا پیٹ سردی اور ہوا سے محفوظ رہ سکے یہ بچّوں کے لباس کا ضروری حصہ سمجھنا چاہیئے یہ سینہ بند جو ہے امیر سے غریب تک استعمال کر سکتے ہیں صرف ایک چھٹانک روئی اور آدھ گز کپڑا لگتا ہے - میرے خیال میں سینہ بند یا فلالین کا ٹکڑا نہایت ضروری چیز ہے - اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کہنا کچھ مبالغہ نہیں کہ بہت سی پیٹ کی بیماریاں خاصکر اسہال (دست) پیچش وغیرہ کے لئے بہت اچھا بچنے کا طریقہ ہے فلالین کا ٹکڑا کوئی چار انچ چوڑا اور کوئی دو گز یا کم لمبا ہو سکتا ہے ٭

ٹانگیں اور بازو

یاد رہے کہ ہر شخص کے لئے ورزش خواہ کسی قسم کی بھی ہو ضروریات میں سے ہے۔ ورزش پر میں آگے چلکر ایک مضمون لکھونگی مگر لباس بنانے میں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جو کپڑے بچہ کو پہنائے جائیں وہ اس طرح کے نہ ہوں جن سے ہاتھ پاؤں جکڑے جائیں۔ کُرتے ایسے ہوں جن کی آستینیں بالکل کھُلی ہوں اور کہنی تک بازو ننگے رہیں تو اور بھی مفید ہے اسی طرح پاجامہ بھی کھُلا ہو بلکہ اگر گھٹنوں کے اوپر تک ہی ہو تو بچہ کو خوب آرام رہیگا اور بآسانی ہاتھ پاؤں ہلا سکیگا ٭

جلد

پسینہ آنے سے بدن کے مسام کھُل جاتے ہیں اور جسم پر پھوڑے پھنسیاں نہیں ہوتے اس لئے کپڑا اس قسم کا ہو جو پسینہ کو نہ روکے پسینہ ریشم کے کپڑے کے باہر نہیں آ سکتا اسلئے گرمیوں میں بچوں کے لئے ریشم کا کپڑا مفید نہیں ہوتا سردیوں میں سب سے نیچے کا کپڑا اونی یا روئی دار ہونا چاہیئے۔ گرمیوں میں ململ یا ٹول ٹھیک ہوگی ٭

پاؤں

بوٹ یا جوتی ایسی نرم ہو جس سے پاؤں کسا یا بھیچا نہ جائے۔ تنگ اور سخت بوٹ یا جوتی وغیرہ پہننے سے نہ صرف پاؤں درد ہی کرتے ہیں اس سے سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔ بلکہ پاؤں کی انگلیاں بھی ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ موزے پہننے سے پاؤں غلاظت مٹی وغیرہ سے صاف رہتے ہیں اور ان میں سے اسقدر بُو نہیں آتی جو بوٹ یا جوتی کے چمڑے سے ہو جاتی ہے۔ مگر موزے دن میں ایک دفعہ ضرور بدل لینے چاہئیں خواہ انہیں کو دھلیا جائے دیسی جوتی میں خاص کر بچوں کیلئے ایک بڑا بھاری نقص ہے اور وہ یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے لئے ایک ہی سانچے کی جوتی ہوتی ہے یعنی ایک پیر کی جوتی دوسرے پیر میں جا سکتی ہے اسلئے ان کی انگلیاں سب اکٹھی ہو جاتی ہیں اور بڑے ہوکر بدشکل ہو جانے کے علاوہ چلتے پھرتے دوڑتے کودتے وقت تکلیف ہوتی ہے بوٹ یا جوتی پاؤں سے ذرا کھلی ہونی چاہئے پنجہ کشادہ ہو تاکہ انگلیاں علیحدہ علیحدہ رہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دائیں بائیں پاؤں بوٹوں کی طرح علیحدہ علیحدہ ہوں اور بچوں کے لئے بغیر تسمہ کے بوٹ ہونے چاہئیں۔

ہمارے ملک کا رواج ہے کہ بچہ چھوٹی عمر میں گھر باہر ننگا پڑا پھرا کرتا ہے حالانکہ ننگے پاؤں پھرنے سے طرح طرح کی بیماریاں لگ جاتی ہیں اس سے بچ کر بیماریاں لگ جانے کے علاوہ ماں باپ کی بدتمیزی ظاہر ہوتی ہے امید ہے کہ بچوں کی اس بات کا ضرور خیال رکھیں گی ٭

راقمہ فاطمہ بیگم ستلمی مڈل گرل سکول قادیان

شرعی پردہ

میری معزز محترم بہنو! آجکل جہاں دنیا میں ہزار ہا قسم کی بدعات اور غیر شرعی امور ظاہر ہو گئے ہیں۔ وہاں ایک مسئلہ پردہ میں بھی ایسی باتیں ظاہر ہو گئی ہیں۔ جو شریعت کے مقصد کے خلاف ہیں جسکی حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے بہت سی زیادتیاں اور بہت سی کمیاں اس میں کر دی گئی ہیں۔

اصل پردہ جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ وہ صرف غضِّ بصر اور زینت کے نہ ظاہر کرنے پر ہی مشتمل ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے سورہ نور اٹھارہ سیپارہ میں فرمایا ہے

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۔ ترجمہ۔ کہدے مومن عورتوں کو کہ وہ نیچے رکھیں اپنی نگاہوں کو اور محفوظ رکھیں اپنی شرمگاہوں کو۔ اور نہ ظاہر کریں اپنی زینت کو۔ مگر جو اس سے (مجبورًا) ظاہر ہو۔ اور چاہیئے لے لیں اپنی اوڑھنیوں کو اپنے گریبانوں پر۔ پس میری بہنو! آپ نے اس آیت شریفہ کا ترجمہ سن لیا۔ اس میں غضِّ بصر کا حکم ہے۔ اور زینت نہ ظاہر کرنے کا حکم ہے۔

عربی جاننے والی بہنیں اس بات کو اچھی طرح سے جانتی ہیں۔ کہ مِنْ تبعیض کیلئے ہوتا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ ساری آنکھ کو بند نہیں کرنا چاہیئے بلکہ آنکھ کا بعض حصہ بند کرنا چاہیئے۔

دوسرے اللہ تعالیٰ نے زینت کو مضاف کر کے ھُنَّ کی طرف اس امر پر آگاہ فرما دیا۔ کہ زینت سے مراد وہی زینت ہے۔ جسکو طبقۂ نسواں زینت شمار کرتا ہے۔ نہ کہ ہر ایک زینت۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے بھی استثناء کے طور پر یہ فرما دیا کہ جو مجبورًا ظاہر ہو اسکو ہم قابل گرفت نہیں سمجھتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری عزیز بہنو! اس پردے میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ غضِّ بصر کا مقصد بالکل نہیں رہا۔ کیونکہ جو برقعے پہنے جاتے ہیں۔ وہ غضِّ بصر میں ممد نہیں بلکہ وہ بجائے خود ایک زینت ہو گئے ہیں۔ اور انکا زینت ہونا پردے میں ایک ایسی زیادتی ہے جو کہ صحابیات کے عمل کے بالکل خلاف ہے۔ پس میری بہنو! آج میں اپنے اس مضمون سے اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہوں۔ کہ پردے کے حقیقی مقصد کو سمجھو کہ وہ غضِّ بصر ہے اور زینت کا چھپانا ہے۔

میری عزیز بہنو! زینت کے چھپانے کے لئے زینت کو استعمال نہ کرو (یعنی مزیّن برقعوں کو نہ پہنو) کیونکہ ایک تو اسراف ہے۔ دوم شماتت ہمسایہ ہے۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ زینت جو محض عورتوں کی زینت ہے۔ اسکو پوشیدہ کیا جائے۔

لیکن جب عورتوں نے ہی اپنی زینت میں سے برقعہ کو زینت بنا لیا ہے۔ تو اس زینت کو چھپانا چاہیئے نہ کہ ظاہر کرنا چاہیئے (اور اگر خود بخود ظاہر ہو الا ما ظہر منہا تو پھر کیا کیا جائے؟ اہل) نیز میں آپکو یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں آپکو برقعہ پہننے سے منع نہیں کرتی۔ لیکن مزیّن برقعہ پہننے سے منع کرتی ہوں۔

پردے کا مقصد تو صرف ایک چادر سے بھی حل ہو سکتا ہے جسکو سر سے لپیٹے ہوئے سینہ پر لایا جائے۔ اور سینہ سے پھر سر پر لایا جائے۔ جس سے کہ سر کے بال اور کانوں کے زیور اور گردنوں کے ہار وغیرہ اور سینہ بخوبی چھپ سکتا ہے۔ یہ وہ جگہیں ہیں۔ جو کہ محل زینت ہیں۔

لیکن چونکہ آجکل تمدّن ترقی کر گیا ہے۔ اور چادروں کو لینا ایک پُرانا فیشن سمجھا گیا ہے اس لئے بیشک برقع بناؤ لیکن خدا کے لئے انکو مزیّن نہ کرو۔ سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسارہ امۃ الحی۔ اہلیہ مبارک احمد مولوی فاضل قادیان

یہ خواتین کلاس کے گذشتہ سالانہ امتحان میں دو خواتین بوجہ بعض مجبوریوں کے شامل نہیں ہو سکی تھیں چنانچہ ان میں سے ایک یعنی حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دوبارہ امتحان تمام مضامین میں اس معیار سے لیا گیا جس معیار سے باقی خواتین کا لیا گیا تھا اور انکے امتحان کا نتیجہ حسب ذیل ہے:-

عربی	۱۵۳/۲۰۰
انگریزی	۱۲۹½/۲۰۰
تاریخ	۷۲/۱۰۰
جغرافیہ	۶۵/۱۰۰

یہ نتیجہ خوش کن ہے لیکن اسکو پہلے شائع شدہ نتیجہ کے سلسلہ میں نہیں سمجھنا چاہیئے کیونکہ دونو صورتوں میں سوالات کے پرچے مختلف تھے اور بعض ممتحن بھی نئے تھے۔ اور بعض نئے پرچے اس معیار کے مطابق نہ تھے جو پہلے پرچوں کا معیار تھا۔ اسلئے گذشتہ نتیجہ کے ساتھ پورے طور پر اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا + شیر علی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام عمارہ رضؓ

مَیں اُس زمانہ کا ذکر کرتی ہوں جبکہ اسلام ابھی اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہُوا تھا دنیا کے کان حق وصداقت کی آواز سے ہنوز غیر مانوس تھے سرورِ عالم کی نہ تھکنے والی کوششیں برابر جاری تھیں آپؐ اہلِ مکہ سے تکلیف پر تکلیف اُٹھا رہے تھے مگر تاہم تبلیغ میں بدل وجان مصروف تھے اُسی زمانہ میں مدینہ کے چھ آدمی آپکا وعظ سُنکر حلقہ بگوش اسلام ہوئے دوسرے سال چھ کا اور اضافہ ہُوا تو آنحضرت صلعم نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان بارہ مسلمانوں کے ساتھ مدینہ روانہ کیا کہ وہاں پہنچکر اشاعت وتبلیغ کی خدمت انجام دیں اس چھوٹی سی مگر اسلام کا سچّا درد اور حقیقی تڑپ رکھنے والی جماعت کی کوشش یہاں تک بارآور ہوئی کہ مدینہ کے بڑے بڑے سربرآوردہ لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے انہیں میں حضرت ام عمارہؓ اور انکا خاندان بھی تھا۔ اس طرح حضرت ام عمارہؓ کو قبول اسلام میں دو شرف حاصل تھے ایک سابقین اوّلین میں سے ہونیکا دوسرے انصاریہ ہونیکا۔

پہلا شاندار واقعہ جو حضرت ام عمارہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے بیعت عقبہ کی شرکت ہے عقبہ گھاٹی کو کہتے ہیں۔ اسکی تفصیل یہ ہے، کہ ارتقائے اسلام کے تیسرے سال تقریباً پچھتّر مسلمان مدینہ سے حضور کی خدمت میں روانہ ہوئے اور حج کے دو تین دن گذرنے کے بعد رات کو پچھلے پہر ایک پہاڑی کی گھاٹی میں بہرہ اندوز نیاز ہوئے سب نے دست مبارک پر بیعت کی اور عہد کیا کہ حضور مدینہ تشریف لے چلیں ہم جان ومال اولاد سب کچھ اللہ کے دین کی خاطر قربان کر دینگے۔ ان بیعت کرنیوالے مسلمانوں میں دو عورتیں بھی تھیں ایک تو حضرت ام عمارہ دوسری ام منیع جب عزیہ بن عمر حضرت ام عمارہ کے شوہر نے اس موقع پر دونوں بیویوں کو ہمراہ لاکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ دونوں ہمارے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوئی ہیں تو فرمایا۔ کہ مَیں نے جس عہد پر تم کو بیعت کیا ہے اسی پر انکی بھی بیعت لیتا ہوں مصافحہ کی ضرورت نہیں مَیں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اس عہد کو حضرت ام عمارہ نے اس خوش اسلوبی سے نبھایا کہ معرکہ اُحد جس میں حضرت صلعم کے عم محترم حضرت حمزہؓ شہید ہوئے اور بہت سے جان نثار صحابیوں نے جام شہادت نوش کیا اور مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے تھے اور گنتی کے چند آدمی حضور انورؐ کی حفاظت کیلئے رہ گئے تھے ان میں عزبر بن عمر و ام عمارہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کے دو بیٹے عبداللہ اور حبیب بھی شریک تھے۔

اس نازک وقت سے پہلے جب مسلمان فتحیاب تھے اور میدان جنگ میں استقلال سے جوہر مردانگی دکھا رہے تھے ام عمارہ بیکار نہ تھیں برابر مشک میں پانی بھر کر لوگوں کو پلا رہی تھیں۔ اور آنحضرتؐ کیلئے سینہ سپر تھیں۔ جب کفار بڑھتے تیر و تلوار سے روکتیں۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ میں اپنی ڈھال سے دشمنوں کے حربے روکتی تھی اور یہ تدبیر کرتی تھی کہ جب کوئی سوار وار کرتا تو روک لیتی اور اسکے آگے بڑھتے ہی پیچھے سے ایسا مارتی کہ اسکے گھوڑے کا پاؤں کٹ جاتا اور وہ مع سوار کے زمین پر گرتا یہ دیکھ کر آنحضرت صلعم میرے بیٹے عبداللہ کو آواز دیکر امداد کے لئے بھیجدیتے پھر میں اور وہ دونوں سوار کا خاتمہ کر دیتے۔

اس لڑائی میں انکی خدمات کا ذکر جب آتا۔ تو حضورؐ فرماتے۔ کہ میں غزوہ احد میں انکو برابر اپنے دائیں بائیں لڑتے دیکھتا تھا ابھی لڑائی ختم نہیں ہوئی تھی اور کفار جوش پر تھے اور یورش کرتے چلے آرہے تھے تو ایک کافر کے پتھر سے آپکا دندان مبارک شہید ہو گیا پھر ابن قمیہ نے تلوار کا وار کیا جس سے خود کے دو حلقے رخسار مبارک میں دھنس گئے اور خون ٹپکنے لگا۔ ام عمارہ نے یہ رنگ دیکھا تو بیتابی سے ابن قمیہ پر حملہ کیا جس کا کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ زرہ پہنے ہوئے تھا پھر اُس نے تلوار ماری تو ام عمارہ کے کندھے پر زخم آیا اور غار پڑ گیا۔

ابن قمیہ تو بھاگ گیا مگر انکے زخم کاری لگا اور وہ خون میں نہا گئیں۔ آنحضرتؐ نے اپنے سامنے ہو کر انکے زخم پر پٹی بندھوائی اور چند بہادر صحابہؓ کا نام لیکر فرمایا کہ واللہ آج ام عمارہ کا کارنامہ انکے کارناموں سے بہت زیادہ اہم ہے۔ ام عمارہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے دعا فرمائیے کہ جنت میں آپکے ساتھ ہوں۔ آپنے دعا کی تو بولیں اب مجھے دنیا کی کسی مصیبت کی پروا نہیں۔

اس ہنگامہ میں ام عمارہ نے اس بے جگری سے حصہ لیا کہ جب انکا بیٹا عبداللہ زخمی ہو کر بیٹھ گیا تو انہوں نے خود مرہم پٹی کی اور زخم باندھ کر بولیں جاؤ بیٹا اب لڑو آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ام عمارہ جتنی طاقت تجھ میں ہے اور کسی میں کہاں ہوتی ہے۔

یہ صحابیات کی حالت اور تڑپ تھی جنہوں نے اپنے دین کی خاطر جانوں مالوں اور اولادوں کی کچھ پروا نہ کی۔ یہ تھیں وہ قابل قدر ہستیاں جنہوں نے اسلام کا جھنڈا ساری دنیا میں بلند کیا اور ان صحرا نشینوں کی قربانیوں نے اسلام کی وہ عظمت اور سطوت قائم کی کہ بڑے بڑے شہنشاہوں

جلد اول نمبر ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بھی حلقہ بگوشی کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا مگر ہائے اسی محبوب خدا پر اب ایسے ایسے گندے اور ناپاک حملے ہو رہے ہیں کہ الاماں مگر ہم خاموشی سے سُن رہی ہیں اسکے پیارے مقدس دین کے عالی شان درخت کو دشمن جڑ سے اکھاڑ کر پھینکنا چاہتے ہیں مگر ہم اس بھیانک اور ہیبتناک نظارہ کو آنکھوں سے دیکھ رہی ہیں شدھی کا سیلاب زوروں پر ٹھاٹھیں مار رہا ہے مگر ہم خواب غفلت میں سرشار ہیں۔ بدبخت دشمن طرح طرح کے لالچ دیکر دین سے بے خبروں کو سیلاب میں بہائے لیا جاتا ہے مگر ہم آنکھوں پر خود غرضی کی پٹی باندھے بیٹھی ہیں اور ہر طرف سے دین برحق پر یورش ہو رہی ہے میری پیاری احمدی بہنو! دیکھو ایک عورت کی سچی خدمت نے سرور عالم سے اسکی اتنی تعریف کروائی کہ انکو اسکی خدمات کا اعتراف کرنا پڑا مگر ہم دین اسلام کی پیرو ہو کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اگر دینی خدمت کا جوش نہ دکھائیں تو پھر کیا جواب دے سکیں گی یہ وقت ہے کہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے ہم کو جان و مال قربان کر دینا چاہیئے زیوروں بناؤ سنگار وغیرہ کی فضول خرچیوں کو بند کر کے سب کچھ اشاعت اسلام میں وقف کر دیں جب انسان شیر یا سانپ کو اپنے اوپر حملہ کرتے دیکھے تو وہ بے فکر نہیں رہ سکتا مگر ہمارے پیارے دین کو کفر دجل شدھی کا سانپ نگلنا چاہتا ہے زر کی تلوار سے اسکو بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے کسی کے مکان کو آگ لگ جائے تو وہ آرام سے سو نہیں سکتا اس کو بجھانے کی تجویز کرتا ہے دشمنان دین شدھی کی آگ سے قصر اسلام کو منہدم کرنا چاہتا ہے یہ آگ آب زر سے ہی بجھ سکتی ہے۔ خداوند کریم ہمیشہ سلامت رکھے ہمارے اولوالعزم خلیفہ صاحب کو جن کے دل میں اسلام کا خاص درد ہے جنہوں نے بہت تجاویز خدمت اسلام کی پیش کی ہیں اب ہمارا فرض ہے کہ دامے درمے مبلغین کی امداد کر کے جنت کی وارث بنیں اور صحابیات کا نمونہ دکھائیں ٭

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب
ضلعدار نہر

بنارس میں خواتین کے لئے کالج

جولائی سے ہندو یونیورسٹی بنارس میں خواتین کے لئے ایک کالج کھولے گی۔ ہوسٹل میں رہنے کے لئے کوئی فیس نہ لیجائے گی جس میں سو طالبات کے قیام کا انتظام کیا گیا ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑوسی کا حق

دنیا میں بعض ایسے امور ہوتے ہیں ۔ کہ اُن کا بجا لانا مذہبی طور پر لازمی ہوتا ہے ۔ بعض کو ادا کرنا انسان کا اخلاقی فرض ہے ۔ اور بعض بلحاظ انسانیت کے انسان پر واجب ہوتے ہیں ۔ لیکن پڑوسی کی خبر گیری یا اس کے حقوق کی نگہداشت تینوں طرح انسان پر فرض ہے ۔ یعنی مذہباً ۔ اخلاقاً اور بلحاظ انسانیت کے بھی ۔

قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ ..... الی اخرہ

رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تو شوربا پکاوے ۔ تو اس میں پانی زیادہ ڈال اور اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھ ۔

سبحان اللہ کیسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے ۔ لیکن آج ہماری یہ حالت ہے ۔ کہ پڑوسی کو دُور سے ہی دُھتکارتے ہیں یا اکثر دفعہ چیز گھر میں موجود ہوتی ہے ۔ تو ہم دینے سے انکار کر دیتے ہیں ۔

ہم عورتوں میں عام طور پر یہ مرض بھی موجود ہے ۔ کہ جب پڑوسی کوئی چیز بھیجے تو کہدیتے ہیں ۔ یہ بہت تھوڑی ہے ۔ ہم کوئی بھوکے ہیں ۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں ۔ پڑوسی کی بھیجی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی قبول کرو ۔ خواہ وہ بکری کی کھری ہی ہو ۔

اب میں اصل مقصد کی طرف رجوع کرتی ہوں ۔ ہمارے پڑوس میں اگر کوئی بیمار ہو ۔ یا کسی کے گھر میں موت واقع ہوگئی ہو ۔ تو ہمارا اخلاقاً یہ فرض ہونا چاہیئے ۔ کہ اسکی خبر گیری کریں ۔ اور اسکی ضروریات اس کو ہم پہنچائیں ۔ میرے خیال میں اخلاق تو بہت بالا چیز ہے ۔ یہ انسانیت کا فرض ہے ۔ کہ ایسے وقت میں اس مصیبت زدہ انسان کی مدد کی جائے ۔ لیکن کیا ہم نے اپنے اس مقصد کو پورا کیا ۔ ہرگز نہیں ۔ آج ہمارے پڑوس میں گھر کے گھر روحانی مریضوں سے بھرے پڑے ہیں ۔ مصیبت میں مبتلا ہیں ۔ اور ہم کو انکی مطلق پروا نہیں ۔ میرا مطلب یہ ہے ۔ کہ ہم ان کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں ۔

ہم میں سے ہر ایک بہن یہ عہد کرے ۔ کہ وہ اپنی پڑوسن عورتوں کو ضرور تبلیغ کریگی ۔ اور کم از کم سال میں ایک کو ضرور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل کریگی ۔

خاکسارہ عنایت بیگم ہمشیرہ مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم مبلغ نائجیریا

(منشی عبدالرحمٰن پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر مصباح قادیان سے شائع کیا)
بنتی عبدالرحمٰن شمس تیار کیا